امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) ثقہ، امام ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے صاحب زادے، امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ)، ائمہ کے نزدیک ثقہ، امام ہیں۔ چنانچہ

- امام ابوعبداللہ الحاکمؒ (م ۴۰۵ھ) نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم: ص ۵۱)،
- امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) سے امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے روایت لی ہے۔ (تاریخ الاسلام: ج ۴: ص ۶۱۱)، اور آپؒ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لا یروی الا عن ثقۃ للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۸۴)،

یعنی امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) ثقہ ہیں، والحمدللہ۔

* ثقہ، ثبت، حافظ ابونعیم، الفضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) نے کہا: ''تقدم حماد بن أبي حنيفة إلى شريك بن عبد الله في شهادة''، [۱]

- شریک بن عبداللہ النخعیؒ (م ۱۷۷ھ) نے کہا: ''و الله إنك لعفيف البطن و الفرج خيار مسلم''۔
- ثقہ، امام ابوعبداللہ الصیمریؒ (م ۴۳۶ھ) نے کہا: ''و كان الغالب عليه الدين و الورع و الزهد مع علم بالفقه و كتابة للحديث''۔ (اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری: ۱۵۸)،
- امام ابوالمؤید الخوارزمیؒ (م ۶۶۵ھ) نے کہا: ''(حماد) بن أبي حنيفة هو صاحب المسند الثالث عشر* و قد ذكرناه في أول الكتاب و هو إمام في علم الحديث و الفقه ثقة عدل و ثقه أصحاب الحديث''۔ (جامع المسانید: ج ۲: ص ۴۳۴)،
- امام شمس الدین ابن خلکانؒ (م ۶۸۱ھ) نے کہا: ''كان على مذهب أبيه، رضي الله تعالى عنه، و كان من الصلاح و الخير على قدم عظيم''۔ (وفیات الاعیان: ج ۲: ص ۲۰۵)،
- حافظ شمس الدین الذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے کہا: ''و ابنه الفقيه حماد بن أبي حنيفة، كان ذا علم، و دين، و صلاح، و ورع تام''۔ (سیر: ج ۶: ص ۴۰۳)،

* نیز کہا: ''كان من العباد الأخيار''۔ (تاریخ الاسلام: ج ۴: ص ۶۱۱)

- حافظ عبدالقادر القرشیؒ (م ۷۷۵ھ) نے کہا: ''حماد بن النعمان الإمام ابن الإمام تفقه على أبيه فأفتى في زمنه۔۔۔ و كان الغالب عليه الورع و الزهد''۔ (الجواہر المضیۃ للقرشی: ج ۱: ص ۲۲۶)،
- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) بھی ان کی توثیق کے قائل ہیں، چنانچہ لسان میں انہوں نے حماد کے ترجمہ میں کہا: ''و ذكره ابن أبي حاتم فلم يذكر فيه جرحا''۔ (لسان المیزان: ج ۳: ص ۲۶۷)،

---

(۱) غور فرمائیں! جن کی شہادت مقبول ہے، (معرفۃ الثقات للعجلی: رقم ۷۲۷، ترجمہ شریک)، تو اس کی روایت کیوں کر مقبول نہیں ہوگی۔

- امام جمال الدین، یوسف بن تغریؒ (م ۸۷۴ھ) نے کہا: ''كان أحد الأعلام تفقه بأبيه و كان إماماً كثير الورع فقيهاً صالحاً''۔ (النجوم الزاهرة: ج ۲: ص ۵۰)،

- امام ابن العماد الحنبلیؒ (م ۱۰۸۹ھ) نے کہا: ''حمّاد بن أبي حنيفة الإمام، و كان من أهل الخير، و الصلاح، و الفقه، في مذهب أبيه''۔ (شذرات الذهب: ج ۲: ص ۳۴۴)

لہذا امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) صدوق، بلکہ ثقہ، امام، فقیہ ہیں۔

ابن عدی کی جرح اور اس کا جواب:

حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) نے کہا:

''و هذا الحديث الذي ذكرت عن حماد بن أبي حنيفة عن ليث عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه و سلم و ما ذكره جرير، عن ليث عن أهل المدينة و هذا اختلاف على ليث و ليث ليس ممن يعتمد عليه في الحديث و رواه الحكم بن ظهير عن ليث عن مجاهد، عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه و سلم و قد تقدم ذكره فيمن اسمه الحكم و حماد بن أبي حنيفة لا أعلم له رواية مستوية فأذكرها''۔ (الکامل لابن عدی: ج ۳: ص ۳۵)،

ایک اور جگہ کہا: ''و إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة ليس له من الروايات شيء ليس هو، و لا أبوه حماد، و لا جده أبو حنيفة من أهل الروايات، و ثلاثتهم قد ذكرتهم في كتابي هذا في جملة الضعفاء''۔ (الکامل لابن عدی: ج ۱: ص ۱۵۰)،

الجواب:

اولاً امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے سلسلے میں حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) پر جرح غیر مقبول ہے، جس کی تفصیل **مجلہ الاجماع: ش ۲۲: ص ۱** پر موجود ہے۔

دوم امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے پوتے، اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۲۱۲ھ) پر بھی ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کی جرح غیر مفسر ہے، نیز انہوں نے ان کے ترجمہ میں کوئی معلل روایت بھی ذکر نہیں کی۔ لہذا جرح کمزور ہی معلوم ہوتی ہے، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے **(کتاب الثقات للقاسم: ج ۲: ص ۳۶۹، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۲: ص ۲۳)**

سوم جہاں تک حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی بات ہے، تو حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) نے جو روایت پیش کی ہے، اس میں موجود ، اختلاف کی وجہ، حمادؒ نہیں، بلکہ لیث بن ابی سلیمؒ (م ۱۴۸ھ) ہے، جس کا اقرار خود ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کر چکے ہیں کہ ''و هذا اختلاف على ليث و ليث ليس ممن يعتمد عليه في الحديث''، کما مر۔

تو پھر اس روایت کو حمادؒ (م ۱۷۶ھ) کے ترجمہ میں ذکر کرنا قابل غور ہوگا۔ واللہ اعلم

چہارم نیز حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کا قول ''و حماد بن أبي حنيفة لا أعلم له رواية مستوية فأذكرها'' بھی قابل غور ہے، اور قارئین کی خدمت میں امام حمادؒ (م ۱۷۶ھ) کی ''ایک'' نہیں، بلکہ ''تین، تین'' درست و مقبول روایات پیش خدمت ہیں، چنانچہ

روایت نمبر"۱":

صدوق، حافظ ابو محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) نے کہا:

حدثنا إبراهيم بن عمروس، قال: حدثنا يعقوب بن شيبة، قال: حدثنا عمر بن حماد بن أبي حنيفة رحمة الله عليهم، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا إسماعيل بن أبي خالد، و بيان بن بشر، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن إنكم سترون ربكم يوم القيامة كما ترون القمر ليلة البدر، لا تضامون في رؤيته، فان استطعتم أن التغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها فافعلوا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج۱: ص ۴۷۰**)،

نیز حافظ ابوالحسن الدارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) نے کہا:

حدثنا الحسن بن رشيق العسكري، بمصر، حدثنا محمد بن حفص بن عبد الرحمن الطالقاني، حدثنا صالح بن محمد الترمذي أبو شعيب، حدثنا حماد بن أبي حنيفة، عن إسماعيل بن أبي خالد، و بيان بن بشر، عن قيس بن أبي حازم، قال: سمعت جرير بن عبد الله، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنكم سترون ربكم عز و جل كما ترون هذا القمر في ليلة البدر لا تضامون في رؤيته، فانظروا ألا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها۔

قال حماد: يعني الغداة، و العصر۔ (**رؤیۃ اللہ للدارقطنی: ص ۲۲۱، حدیث نمبر ۱۰۵**)،

ایک اور جگہ امام ابوالحسن الدارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) نے کہا: کہ

حدثنا أبو الحسن علي بن الفضل بن طاهر البلخي، أملاه علينا في سنة اثنتين و عشرين و ثلاثمائة، حدثنا أحمد بن محمد بن الحسين الفارسي، حدثنا عبد الله بن محمد بن يعقوب قال: قرأت على أبي عبد الله محمد بن خزيمة، حدثنا جابر بن عبد الله النهشلي بمكة، حدثنا شقيق بن إبراهيم البلخي، حدثنا حماد بن أبي حنيفة، عن أبيه، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم، عن جرير بن عبد الله، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنكم سترون ربكم عز و جل يوم القيامة كما ترون هذا القمر ليلة البدر لا تضامون في رؤيته، فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس و قبل غروبها فافعلوا۔

قال حماد بن أبي حنيفة: حدثنا إسماعيل بن أبي خالد، و بيان بن بشر، عن قيس بمثله۔ (**رؤیۃ اللہ للدارقطنی: ص ۲۲۳، حدیث نمبر ۱۰۷**)،

اسانید کی تحقیق:

(۱) امام ابوالحسن الدارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) مشہور ثقہ، حافظ، امام العلل ہیں۔ (**الدلیل المغنی لشیوخ الدارقطنی: ص ۳۴**)،

(۲) ابوالحسن، علی بن الفضل بن طاہر البلخیؒ (م ۳۲۳ھ) ثقہ، ثبت، حافظ ہیں۔ (**الدلیل المغنی لشیوخ الدارقطنی: ص ۲۹۶**)،

(۳) احمد بن محمد بن الحسین الفارسی سے مراد، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کے شاگرد، ثقہ راوی احمد بن محمد بن یعقوب، ابوعبداللہ

الفارسیؒ (م ۳۹۰ھ) ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۸: ص ۶۵۷، تاریخ بغداد: ج ۶: ص ۳۲۴، ت بشار)،

(۴) حافظ ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) مشہور صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۹: ص ۲۲)،

(۵) ابوعبداللہ، محمد بن خزیمۃ البلخیؒ (م ۳۱۱ھ) صدوق، امام ہیں۔ (مجلہ الاجماع: ش ۲۶: ص ۲۵)، اوران کے متابع میں ثقہ، حافظ الحسن بن رشیق، ابومحمد العسکریؒ (م ۳۷۰ھ) اور صدوق محدث، ابراہیم بن عمروس الفسطاطیؒ (م ۳۲۱ھ) موجود ہیں۔ (الدلیل المغنی: ص ۱۷۷، تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۴۴۱، سیر: ج ۱۴: ص ۵۵۰)،

(۶) رجاء بن عبداللہ النہشلیؒ بھی صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ (مجلہ الاجماع: ش ۲۶: ص ۲۶)، اوران کے متابع میں شیخ ابن عدی، ابوعبداللہ محمد بن حفص الطالقانیؒ اور ثقہ، حافظ یعقوب بن شیبۃ البصریؒ (م ۲۶۲ھ) موجود ہیں۔ (الکامل لابن عدی: ج ۲: ص ۷۲، سیر: ج ۱۲: ص ۴۷۶)،

نوٹ:

رجاء بن عبداللہ النہشلی کے بجائے، رویۃ اللہ للدارقطنی کے مطبوعہ نسخہ جابر بن عبداللہ النہشلی آ گیا ہے، جو کہ کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے، لہذا صحیح رجاء بن عبداللہ النہشلی ہی ہے، جیسا کہ جامع المسانید للخوارزمی: ج ۱: ص ۱۶۴، ص ۳۵۵، مسند الامام ابی حنیفۃ للحارثی: ج ۲: ص ۵۰۱، وغیرہ پر موجود ہے۔

(۷) شقیق بن ابراہیم البلخیؒ (م ۱۹۶ھ) مشہور صوفی، عالم اور صدوق، زاہد ہیں۔ (مجلہ الاجماع: ش ۲۶: ص ۲۶) اوران کے متابع میں متکلم فیہ راوی، ابوشعیب، صالح بن محمد الترمذی اور صدوق راوی عمر بن حماد بن ابی حنیفہؒ موجود ہیں۔ (لسان المیزان: ج ۴: ص ۲۹۶، مجلہ الاجماع: ش ۲۳: ص ۱۳)،

نوٹ:

ابوشعیب، صالح بن محمد الترمذی کا طریق، حماد کی کتاب سے منقول ہے، واللہ اعلم۔ (نیز دیکھئے ص:)،

(۸) حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) ثقہ، امام ہیں، جس کی تفصیل ص: پر موجود ہے۔

(۹) اسماعیل بن ابی خالدؒ (م ۱۴۶ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، ثبت ہیں، (تقریب: رقم ۴۳۸) اوران کے متابع میں بھی کتب ستہ کے ثقہ، ثبت راوی، بیان بن بشر البجلیؒ موجود ہیں۔ (تقریب: رقم ۷۸۹)،

نوٹ:

بعض طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) نے اپنے والدِ گرامی، ثقہ، حافظ، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے اور پھر اسماعیل بن ابی خالدؒ (م ۱۴۶ھ) سے، یعنی دونوں ائمہ سے، انہوں نے اس روایت کو سنا ہے۔

لہذا ان دونوں حضرات سے، ان کی یہ روایت درست ہے، واللہ اعلم۔

(۱۰) قیس بن ابی حازم البجلیؒ (م بعد ۹۰ھ) بھی کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، مخضرم ہیں۔ (تقریب: رقم ۵۵۶۶)،

(۱۱) جریر بن عبداللہ البجلی ؓ (م ۵۱ھ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ (تقریب: رقم ۹۱۵)

حکم:

یعنی ان اسانید کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور یہ حدیث حسن ہے۔ واللہ اعلم

وضاحت:

یہ تو ہوئی امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی روایت، اب یہی روایت صحیح سند کے ساتھ، امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) نے نقل کی ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

حدثنا يحيى، عن إسماعيل، حدثنا قيس قال: قال لي جرير بن عبد الله: كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ نظر إلى القمر ليلة البدر، فقال: "أما إنكم سترون ربكم عز وجل كما ترون هذا، لا تضامون، أو لا تضارون"، شك إسماعيل، "في رؤيته، فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها، فافعلوا"، ثم قال: {وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها}۔ (مسند الامام احمد: ج ۳۱: ص ۵۴۰-۵۴۱)،

نیز بیان بن بشر کے طریق کے ساتھ، امام بخاریؒ (م ۲۵۶ھ) نے اس کو روایت کیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

حدثنا عبدة بن عبد الله، حدثنا حسين الجعفي، عن زائدة، حدثنا بيان بن بشر، عن قيس بن أبي حازم، حدثنا جرير، قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة البدر، فقال: »إنكم سترون ربكم يوم القيامة كما ترون هذا، لا تضامون في رؤيته۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۷۴۳۶)،

اب قارئین خود فیصلہ کریں! کہ ثقات کی موافقت کے بعد، امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی یہ روایت کیوں کر صحیح نہیں ہوسکتی ؟؟

روایت نمبر "۲":

امام ابونعیم، احمد بن عبداللہ الاصبہانیؒ (م ۴۳۰ھ) نے کہا:

حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن، حدثنا عبد الله بن محمد بن ناجية، حدثنا محمد بن عبيد المحاذلي، حدثنا عمر بن حماد بن أبي حنيفة، عن أبيه، عن أبيه حنيفة وأيوب الطائي، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تداووا عباد الله فإن الله لم ينزل داء إلا أنزل معه شفاء إلا السام والهرم فعليكم بألبان البقر فإنها تحيط من كل الشجر۔

ورواه شعبة، عن الركين بن الربيع، عن قيس نحوه۔ (الطب النبوی: ج ۱: ص ۳۸۲، حدیث نمبر ۳۲۴)،

سند کی تحقیق:

(۱) امام ابونعیم، احمد بن عبداللہ الاصبہانیؒ (م ۴۳۰ھ) ثقہ، حافظ ہیں۔ (دیکھئے ص:)،

(۲) محمد بن احمد بن الحسن، ابوعلی ابن الصوافؒ (م ۳۵۹ھ) ثقہ، مامون ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۸: ص ۱۳۸، کتاب الثقات للقاسم: ج ۸: ص ۱۲۰)،

(۳) عبداللہ بن محمد بن ناجیہؒ (م ۳۰۱ھ) ثقہ، ثبت، حافظ ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۳۶)،

(۴) محمد بن عبید بن محمد المحاربیؒ (م ۲۵۱ھ) سنن ثلاثہ ماخلا ابن ماجہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (تحریر تقریب التہذیب: رقم ۶۱۲۰، نیز دیکھئے الطب النبوی: ج ۲: ص ۶۷۹، حدیث نمبر ۷۴۴)،

(۵) عمر بن حماد بن ابی حنیفہؒ کی توثیق کے لئے، دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۱: ص ۲۳۔

(۶) ان کے والدِ گرامی، حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) اور

(۷) ان کے والدِ گرامی، امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) کا تعارف گزر چکا۔ (دیکھئے ص ۷۸۲، ۶۹۲)، اور ان کے متابع میں صحیحین کے ثقہ راوی، ایوب بن عائذ الطائی موجود ہیں۔ (تقریب: رقم ۶۱۶)،

(۸) قیس بن مسلم الجدلی العدوانیؒ (م ۱۲۰ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (تقریب: رقم ۵۵۹۱)،

(۹) طارق بن شہاب البجلیؓ (م ۸۳ھ) صحابی رسول ﷺ ہیں۔ (تقریب: رقم ۳۰۰۰)،

(۱۰) عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ (تقریب: رقم ۳۶۱۳)،

حکم:

اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور سند حسن ہے، واللہ اعلم۔

وضاحت:

اب یہی روایت صحیح سند کے ساتھ، امام ابوعبداللہ الحاکمؒ (م ۴۰۵ھ) نے نقل کی ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

حدثنا أبو بكر أحمد بن سلمان الفقيه ببغداد، و أبو أحمد بكر بن محمد الصير في بمرو، قالا: ثنا أبو قلابة عبد الملك بن محمد الرقاشي، ثنا أبو زيد سعيد بن الربيع، ثنا شعبة، عن الركين بن الربيع، عن قيس بن مسلم، عن طارق بن شهاب، عن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما أنزل الله من داء إلا و قد أنزل له شفاء و في ألبان البقر شفاء من كل داء هذا حديث صحيح على شرط مسلم و لم يخرجاه۔

امام ابوعبداللہ الحاکمؒ (م ۴۰۵ھ) کے علاوہ، حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے بھی اس روایت کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ (المستدرک للحاکم مع تلخیص الذہبی: ج ۴: ص ۲۱۸، حدیث نمبر ۷۴۲۳)،

اسی طرح، حافظ ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) نے بھی اس روایت کی تخریج یوں کی ہے کہ

أخبرنا محمد بن أحمد بن أبي عون، حدثنا حميد بن زنجويه، حدثنا محمد بن يوسف، حدثنا سفيان، عن قيس بن

مسلم، عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: "ما أنزل الله داء إلا أنزل له دواء، فعليكم بألبان البقر، فإنها ترم من كل الشجر ۔(صحیح ابن حبان: حدیث نمبر ۶۰۷۵)،

اور مشہور محقق، محدث حسین سلیم اسد الدارانیؒ (م ۱۴۴۳ھ) نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔(موارد الظمآن للہیثمی: ج ۴: ص ۳۷۹، ت الدارانی)، یعنی ثقات کی موافقت کے بعد، امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی یہ روایت کا بھی صحیح ہونا راجح ہے۔ واللہ اعلم

روایت نمبر "۳":

صدوق، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) نے کہا:

فحدثنا أحمد بن يحيى حدثني عبد الله بن أحمد بن بهلول قال: هذا كتاب جدي فقرأت فيه: قال: حدثني أبي

و القاسم بن معن، عن أبي حنيفة،

و حماد ابن أبي حنيفة، عن عبد الملك

و حماد بن أبي حنيفة، و القاسم بن معن عن مسعر، عن عبد الملك بن عمير عن قزعة، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((لا صلاة بعد الغداة حتى تطلع الشمس، و لا صلاة بعد العصر حتى تغيب، و لا يصام هذان اليومان الأضحى و الفطر، و لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: إلى المسجد الحرام و المسجد الأقصى و إلى مسجدي هذا، و لا تسافر امرأة يومين إلا مع ذي محرم)) ۔(مسند الامام ابو حنیفہ للحارثی: ج ۱: ص ۲۸۷)،

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابو محمد، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) مشہور صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔(تفصیل کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۹: ص ۲۲)،

(۲) احمد بن یحیی سے مراد، - حافظ احمد بن محمد بن سعید، ابن عقدۃ الہمذانی الکوفیؒ (م ۳۳۲ھ) ہیں۔(کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۷۳، مسند الامام ابی حنیفۃ لابن خسرو: ج ۲: ص ۷۹۲)، اور بعض نے ان پر حدیث کو گھڑنے کا الزام لگایا ہے، مگر امام ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ) پر نہ حدیث کے متن کو گھڑنے کا الزام صحیح ہے اور نہ ہی سند کو گھڑنے کا۔ کیونکہ

- ان پر کلام وجادات [نسخوں] کی وجہ سے ہوا ہے۔
- اور وہ، ان وجادات کو مجہول شیوخ سے بیان کرتے تھے، جن کی وجہ سے ان کی روایات کو مناکیر میں شمار کیا جانے لگا۔
- نیز، ان وجادات سے بیان کرنے میں ابن عقدہؒ منفرد بھی تھے، یعنی ان وجادات [نسخوں] کا ذکر ابن عقدہؒ ہی کرتے تھے، ان کے علاوہ کوئی اور ان وجادات کا ذکر نہیں کرتا تھا۔(تفصیل کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۴: ص ۵۲)،

لیکن یہاں اس روایت میں ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ) صدوق ہیں، کیونکہ

- ابن عقدہؒ نے یہاں اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ کی کتاب کا ذکر اپنے صدوق شیخ، قاضی عبد اللہ بن احمد بن بہلول الکوفی الأزدیؒ

سے نقل کیا ہے، لہذا یہاں اس نسخے کو ذکر کرنے میں ان کے شیخ صدوق اور مقبول ہیں۔

- اور اس نسخے (یعنی اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ کی کتاب) کا ذکر امام ابن عقدہؒ کے علاوہ، صدوق، قاضی عمر الاشنانیؒ (م ۳۳۹ھ) نے بھی کیا ہے۔ (**مسند ابی حنیفہ لابن خسرو: ج۱: ص۱۹۷**)،

یعنی اس کتاب کو ذکر کرنے میں امام ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ) منفرد نہیں، بلکہ ان کے متابع صدوق، امام عمر الاشنانیؒ (م ۳۳۹ھ) موجود ہیں، کما مر۔ (**نیز دیکھئے ارشاد القاصی والدانی: ص۱۶۰**)،

لہذا یہاں حافظ ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ) پر وجادات کے سلسلہ میں اعتراضات باطل اور مردود ہے، اور حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے ایسی صورت میں ان کو حسن الحدیث مانا ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش۱۴: ص۵۴-۵۵**)،

لہذا یہاں اس روایت میں، حافظ ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ) صدوق ہیں۔ واللہ اعلم

(۳) عبداللہ بن احمد بن بہلول الکوفی الأزدیؒ اور

(۴) اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۲۱۲ھ) کی توثیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۱۴: ص۵۷**۔

(۵) امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی توثیق ص ۷۸۲، پر موجود ہے اور ان کے متابع میں ثقہ، امام قاسم بن معنؒ (م ۱۷۵ھ) موجود ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۴۹۷**)،

(۶) امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، امام ہیں۔ (**دیکھئے، ص ۶۹۲**)، نیز ان کے متابع میں کتب ستہ کے ثقہ، ثبت، حافظ مسعر بن کدامؒ (م ۱۵۵ھ) موجود ہیں۔ (**تقریب: رقم ۶۶۰۵**)،

(۷) عبدالملک بن عمیرؒ (م ۱۳۶ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، عالم ہیں۔ (**تقریب: رقم ۴۲۰۰**)،

نوٹ:

امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) نے اپنے والدِ گرامی اور امام مسعرؒ (م ۱۵۵ھ) کے علاوہ، یہ روایت براہ راست امام، قاضی عبدالملک بن عمیرؒ (م ۱۳۶ھ) سے بھی نقل کی ہے، جیسا کہ سند سے ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

(۸) قزعۃ بن یحیی البصریؒ کتب ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۵۴۷**)،

(۹) سعد بن مالک، ابوسعید الخدریؓ (م ۷۴ھ) مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۲۲۵۳**)،

حکم:

اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں، لہذا سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

وضاحت:

اب یہی روایت صحیح سند کے ساتھ، امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) نے نقل کی ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

حدثنا عفان، حدثنا شعبة، قال: عبد الملك بن عمير أنبأني قال: سألت قزعة، مولى زياد قال: سمعت أبا سعيد

الخدري قال: أربع سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعجبنني، وآنقنني، قال:

"لا تسافر امرأة مسيرة يومين أو ليلتين، إلا ومعها زوجها أو ذو محرم"

"ولا يصوم يومين: يوم الفطر، ويوم النحر"

"ولا صلاة بعد صلاتين: بعد الصبح حتى تطلع الشمس، وبعد العصر حتى تغرب الشمس"

"ولا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: مسجد الحرام، ومسجد الأقصى، ومسجدي هذا۔

اور شیخ، محدث شعیب الارنؤوطؒ (م ۱۴۳۸ھ) نے کہا: ''إسناده صحيح على شرط الشيخين''۔ (**مسند الامام احمد: ج ۱۸: ص ۲۱۶، حدیث نمبر ۱۱۶۸۱، ت الارنؤوط**)،

نیز یہ روایت **صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۱۹۷** پر بھی موجود ہے۔

خلاصہ:

جب امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) کی ''۳''، ''۳'' صحیح روایات موجود ہیں، تو حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کی یہ کہنا کہ ''میں ان کی کوئی درست روایت نہیں جانتا'' غیر صحیح اور مرجوح ہے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ محدث بدر الدین العینیؒ (م ۸۵۵ھ) نے ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کی جرح کے جواب میں کہا:

''لم يسلم من لسان ابن عدى أبوه الذى هو إمام الدنيا و إمام الأئمة المجمع على جلالة قدره و كثرة علمه و فقهه فضلا ابنه، و لا يلتفت إلى ذلك؛ لأن هؤلاء كالأعداء لأبى حنيفة و أصحابه على مايظهر من كلامهم''۔ (**مغانی الاخیار فی شرح اسامی رجال معانی الاثار: ج ۱: ص ۲۴۳**)،

خلاصہ یہ کہ امام حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) ثقہ، امام وفقیہ ہیں اور ان کو ضعیف کہنا مرجوح ہے، واللہ اعلم۔ [ع]